

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

# دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

مفت محمد عارف  
مفت محمد عارف

تحریک تبلیغ الاسلام

کونسل برائے تبلیغ اسلام، 54/55، قادیان روڈ، لاہور

28622902

اپیل

جو علماء و خطیب حضرات میرے ساتھ تعلق اور محبت رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اپیل ہے کہ وہ اس مضمون کو ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات اور دیگر محافل میں بیان کریں تاکہ عشق و محبت والوں کا عشق دو بالا ہو۔

بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ

ابوسعید محمد امین غفرلہ

نافس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

# و ما ارسلناك الا رحمة للعالمين

مالک کو نین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

بسم الله الرحمن الرحيم

والصلوة والسلام على حبيبہ سید العالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ رات کو شبِ برأت کے موقع پر میرے لختِ جگر قاری محمد مسعود احمد حسان سلمہ ارحمان درود شریف والی جامع مسجد میں بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے دورانِ خطاب مندرجہ بالا شعر مبارک پڑھا۔

مالک کو نین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

یہ شعر ن کر دل مچلنے لگا کہ کاش میری آواز کھل جائے اور میں اس مبارک شعر کو دلائل سے مزین کروں۔ لیکن مجبور تھا کیونکہ بائی پاس یعنی دل کا آپریشن کروایا ہوا ہے جس کی وجہ سے آواز بند ہے آخر کار مایوسی کی حالت میں یہ طے کیا کہ قلم کا سہارا لیا جائے کیونکہ القلم احد اللسانین یعنی قلم بھی ایک زبان ہے جس کے ذریعے مافی الضمیر کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔

اقول وبالله التوفیق

لا ریب ہمیں اس حبیب یکتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک خالی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں دونوں جہاں کی نعتیں ان کے دستِ کرم میں ہیں۔ چند احادیث مبارکہ سنئے اور ایمان مضبوط کیجئے۔

## چھوٹی سی بکری کے دودھ سے گناگریں بھر گئیں

سیدنا حرام بن حراش اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ جب ہجرت کے دن سید دو عالم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر اور عامر بن فہرہ اور عبد اللہ لیشی کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے آگے ایک خیمہ ام معبد کا آیا اور دیکھا کہ ام معبد خیمہ میں بیٹھی ہیں پوچھا مائی صاحبہ کیا آپ کے پاس گوشت یا کھجوریں ہیں تاکہ ہم خرید لیں ام معبد نے عرض کیا ہمارے ہاں کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے تو اچانک رحمت کا نعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر پڑی کہ ایک چھوٹی سی کزوری بکری بیٹھی ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا مائی صاحبہ کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مائی صاحبہ کیا اجازت ہے ہم اس کا دودھ دوھ لیں وہ بولی میرے ماں باپ قربان اگر یہ دودھ دے تو دوھ لیں یہ سن کر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف پڑھ کر اس بکری کے پستانوں پر دست مبارک پھیرا تو اسے دودھ اُتر آیا فرمایا ایک بڑا سا برتن لاؤ جس سے پورا قبیلہ سیر ہو کر دودھ پی لے دودھ دوہا تو وہ گاگر کناروں تک بھر گئی اس دودھ میں سے ام معبد کو پلایا پھر ساتھیوں کو پلایا پھر خود نوش فرمایا پھر دوپارہ دودھ دوہا اور وہ برتن (گاگر) بھر گئی پھر سرکار حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ (شرح السنہ، مشکوٰۃ شریف)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

کیوں نہ ہوں جبکہ خود رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

**اعطیت خزائن الارض (صحیح بخاری)**

اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا بھر کے خزانے عطا کر دیے ہیں۔

**نوٹ.....** حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شواہد النبوة میں فرمایا کہ اس بکری میں ایسی برکت ہوئی کہ وہ خلافت فاروقی تک

دودھ دیتی رہی۔ (والحمد لله رب العالمین)

## دو کا کھانا کافی مردوں کو کفایت کر گیا

جب سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے اور پھر کرتے کرتے سیدنا ابویوب انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف فرما ہوئے انہوں نے صرف (حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیلئے کھانا پکایا اور حاضر کیا تو اس رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابویوب کو فرمایا انصار کے سرکردہ تمہیں آدمی بلا لاؤ وہ آئے اور کھانا کھایا پھر فرمایا ساٹھ آدمیوں کو بلاؤ وہ بھی کھا کر چلے گئے اور پھر فرمایا اب نوے آدمیوں کو بلاؤ نوے آدمی آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے ایک سو اسی آدمی کھانا کھا کر گئے لیکن کھانا اتنے کا اتنا ہی تھا۔ (بیہ الحافل)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## ان گنت لوگوں کے قرضے ادا کر دیئے لیکن ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی

سیدنا جابر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد جنگ میں شہید ہو گئے اور ان کے سر پر بہت سارے لوگوں کا قرضہ تھا۔ نیز ان کا ایک کھجوروں کا باغ تھا جب کھجوریں پک گئیں اور اتاری گئیں تو حضرت جابر نے دیکھا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہیں میرا شوق تھا کہ بیشک ساری کھجوریں قرضہ میں چلی جائیں خواہ میرے لئے ایک کھجور بھی نہ بچے میں محنت مزدوری کر کے ہمشیرگان کا پیٹ پال لوں گا لیکن قرضہ بہت زیادہ تھا میں بڑا غمگین ہوا پریشانی میں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کروں قرضہ والوں سے بات کی کہ ساری کھجوریں لے لو اور قرضہ معاف کر دو مگر وہ نہ مانے۔ اسی پریشانی کے عالم میں میں اس ذات والا صفات کی خدمت میں حاضر ہو گیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے عرض کرنے پر فرمایا اے جابر! تو جا کر اپنی کھجوروں کی تین ڈھیریاں بنادے اعلیٰ الگ، درمیانی الگ، رڈی الگ، پھر مجھے بتانا اور پھر جب میں تین ڈھیریاں بنا کر حاضر ہوا تو سرکار رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ساتھ ہو لئے اور جا کر جو اعلیٰ قسم کی کھجوروں کی ڈھیری تھی اس پر جلوہ فرما ہو گئے اور فرمایا اے جابر! جن جن کا قرضہ ہے سب کو بلا دو وہ سب آگئے تو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا اپنا قرضہ لیتے جاؤ سب نے اپنا پورا پورا قرضہ وصول کر لیا تو سیدنا جابر صحابی فرماتے ہیں:

فسلم اللہ البیادر کلہا وحتى انظر الی البیدر الذی کان علیہ

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانتہا لم تنقص تمرة واحدة (صحیح بخاری ۲، مشکوٰۃ شریف)

یعنی اللہ تعالیٰ نے سارے ڈھیروں کو سلامت رکھا حتیٰ کہ میں دیکھنے لگ گیا کہ

جس ڈھیر پر رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ گر تھے اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اللهم صل وسلم وبارک علی الحبيب الذی بعثتہ

رحمة اللعالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

## پانی کے چشمے کا نام بدلنے سے چشمہ کی حقیقت ہی بدل گئی

حبیبِ خدا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ قرد کیلئے لشکر لے کر تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک چشمہ آیا جس کا پانی نہایت کڑوا تھا وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ اس چشمہ کا نام کیا ہے عرض کیا گیا اس کا نام بیسان ہے یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کا نام نعمان ہے تو صرف نام بدلنے سے اس چشمہ کی حقیقت ہی بدل گئی کہ وہ چشمہ ہمیشہ کیلئے میٹھا ہو گیا۔ (شفاء شریف، حجتہ اللہ علی العالمین)

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں  
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## کونین ادھر ہو جاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

سیدنا بلال صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی اذان کہی اور چونکہ سردی بہت زیادہ تھی نمازی مسجد میں نہ آ سکے۔ سرکارِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور دیکھ کر حضرت بلال سے پوچھا نمازی کیوں نہیں آئے؟ حضرت بلال نے عرض کیا حضور سردی بہت زیادہ ہے اس لئے نمازی نہیں آ سکے۔ یہ سن کر سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ دعا نکلی: **انھب اللہم عنہم البرد** یا اللہ! نمازیوں سے سردی دور کر دے۔ سیدنا بلال فرماتے ہیں: **ولقد رايتهم يتروحون في السبحة** میں کیا دیکھتا ہوں کہ نمازی مسجد میں آ رہے ہیں اور پچکھے کر رہے ہیں۔ (دلائل النبوة، حجتہ اللہ علی العالمین، انھب اللہ عنہم)

حبوبِ خدا کی رحمت کے ہر سمت نظارے ہوتے ہیں  
کونین ادھر ہو جاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

## مانگی تھی ایک چیز مل گئیں دو

سردی کا موسم تھا سخت سردی پڑ رہی تھی۔ حیدر کرار باب مدینہ علم شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سردی بہت زیادہ لگ رہی ہے۔ یہ سن کر اس رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پاک سے یہ دعا نکلی: **اللهم اكفه الحر والبرد** یا اللہ! پیارے علی سے سردی اور گرمی دور کر دے۔ سردی گرمی ختم ہو گئی۔

سبحان اللہ! مانگی تھی ایک چیز مل گئیں دو چیزیں۔ (مجمع الزوائد، النصاب، الکبریٰ، دلائل النبوة)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں



## تھوڑا سا کھانا ستر اُسی کھا گئے پھر بھی بچ گیا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے سوتیلے والد حضرت ابو طلحہ گھر آئے اور میری والدہ ام سلمہ سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں محسوس کر رہا ہوں سرکار کو بھوک لگی ہوئی ہے تو میری والدہ ام سلمہ نے کہا کچھ جو کی روٹیاں ہیں وہ روٹیاں نکالیں اور دوپٹے میں لپیٹ کر میری بغل میں ڈبا کر باقی حصہ دوپٹے کا میری گردن کے گرد لپیٹ دیا (تاکہ روٹیاں راستے میں گر نہ جائیں کیونکہ میں بچ تھا) اور مجھے فرمایا مسجد میں لے جاؤ اور سرکار نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرو میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ کافی صحابہ کرام بھی موجود ہیں میں نے سلام کیا مجھے دیکھ کر فرمایا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے عرض کیا جی ہاں حضور نے پھر فرمایا تجھے کھانا دیکر بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی حضور تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا چلو ابو طلحہ کے گھر چلیں یہ سن کر میں جلدی جلدی گھر آیا اور حضرت ابو طلحہ سے باہر آکر عرض کر دیا وہ گھبرا گئے اور جلدی سے میری والدہ کے ہاں آکر کہا کیا بنے گا میری والدہ نے بڑے اطمینان سے کہا اللہ و رسولہ اعلم یعنی ہمیں کیا فکر جو لارہے ہیں انتظام بھی وہی کریں گے۔ یہ سن کر ابو طلحہ خوش ہو گئے اور آنے والوں کا استقبال کیا اور جب حبیبِ خدا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں قدم مبارک رکھا تو فرمایا اے ام سلمہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لاؤ تو میری والدہ ماجدہ نے وہی جو کی روٹیاں حاضر کیں سرکار نے فرمایا ان کو بھور دو پھر اس میں گھی والا ڈبہ بچوڑا اور وہ مالیدہ بن گیا پھر اس پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ پڑھا اور فرمایا اے ابو طلحہ دس آدمیوں کو بلاؤ وہ آکر کھائیں وہ کھا چکے تو فرمایا دس اور کو بلاؤ، یوں کرتے کرتے ستراسی مردوں نے کھانا سیر ہو کر کھایا اور میں (جھک کر دیکھتا تھا کہ کھانا کدھر سے آتا ہے) بعد میں خود شاہ کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور گھر والوں نے کھایا اور کھانا تھک چھوڑ کر چلے گئے۔ (دارمی، صحیح مسلم، صحیح بخاری، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## جب ساری جہانوں کی رحمت ہمارے پاس ہے تو اونٹ کیوں ذبح کریں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب بڑی ہی کٹھن تھی حتیٰ کہ راستہ میں توشہ دان خالی ہو گئے بھوک کی شدت تھی صحابہ کرام نے آپس میں مشورہ کیا کہ اجازت لے کر اونٹ ذبح کر کے کھالیں اجازت ہو گئی تو وہ چھریاں نکال کر تیز کرنے لگے اتنے میں حضرت عمر کی نظر پڑی وہ دوڑے اور پوچھا کیا کر رہے ہو؟ ساتھیوں نے کہا کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے تو کیا کریں اونٹ ذبح کر کے پکا کر کھا لیتے ہیں فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ پھر فاروق اعظم دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ حکم فرمائیں کہ جو کچھ کسی کے پاس ہے وہ لائے اور حضور آپ دعا فرمادیں بس اونٹ ذبح کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ سن کر فرمایا چلو یوں ہی سہی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کر دیا جو کسی کے پاس کھانے پینے کی چیز ہے لاؤ تو دیکھا کہ کوئی مٹھی بھر کھجوریں لا رہا ہے کوئی روٹی کا ٹکڑا پکڑے آ رہا ہے پھر جو کچھ دسترخوان پر جمع ہوا رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی پھر حکم دیا کہ پہلے اپنے اپنے توشہ دان بھر لو سب نے توشہ دان بھر لئے پھر فرمایا اب کھاؤ پورے لشکر نے سیر ہو کر کھا لیا تو کھانا پھر بھی بچ گیا۔ (ترمذی شریف، مستدرک شریف، مشکوٰۃ شریف)

نیز اسی حدیث پاک کو حاکم اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## ایک پیالہ پانی کا پندرہ سو نے پیا اونٹوں نے پیا توشہ دان بھر لئے تو پانی اتنے کا اتنا ہی تھا

جب رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لشکر لے کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ کیا کنوئیں میں تھوڑا سا پانی تھا وہ ختم ہو گیا سیدنا جابر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانی کا صرف ایک پیالہ تھا سرکار نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا تو لشکر والے سرکار کی طرف متوجہ ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! پانی صرف اتنا ہی ہے ہم کہاں سے وضو کریں اور کہاں سے پیئیں۔ یہ سن کر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس پیالے میں رکھ دیا تو پانی نے جوش مارنا شروع کر دیا اور انگلیوں مبارکہ کے درمیان سے یوں پانی ٹپکنا شروع ہوا جیسے چشمے بہہ رہے ہیں حتیٰ کہ سب نے پانی پیا، وضو کیا، اونٹوں نے پانی پیا، پانی ختم ہوتا ہی نہیں تھا۔ یہ سن کر کسی نے حضرت جابر سے سوال کیا کہ تم لشکر والے کتنے تھے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر تھے ہم صرف پندرہ سو۔ (بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

**نوٹ.....** کچھ وہ لوگ **فی قلوبہم من مرض** جن کے دلوں میں بغض و نفاق کی بیماری ہے وہ اہلسنت پر الزام لگاتے ہیں کہ تم نبی کی شان میں مبالغہ کرتے ہو تو ایسے لوگ بتائیں کہ سیدنا جابر صحابی کا یہ فرمان کہ اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر تھے ہم پندرہ سو کیا یہ مبالغہ میں آئے گا یا نہیں؟ وضاحت کریں یا تو بہ کر کے نیاز مند بن کر جنت حاصل کریں۔

## سارے لشکر نے پانی پی لیا مگر ایک قطرہ بھی کم نہ ہوا

سیدنا عمران بن حصین صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ سفر میں تھے اور ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تھے۔ راستہ میں ساتھیوں نے پیاس کی شکایت کی تو سرکارِ مظہر گئے حیدر کرار مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ایک دوسرے صحابی سے فرمایا تم جاؤ اور فلاں جگہ تمہیں ایک عورت ملے گی جو کہ اونٹ پر دو مشکیزے پانی کے رکھے جارہی ہوگی (سارا جہان نظر میں ہے) اس عورت کو اونٹ سمیت یہاں لے آؤ۔ وہ دونوں صحابی وہاں پہنچے تو دیکھا کہ واقعی عورت اونٹ پر دو مشکیزے رکھے جارہی ہے اس کو دونوں حضرات نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس عورت نے کہا کون رسول اللہ؟ کیا وہ جو باپ دادا کے دین سے پھر گیا ہے فرمایا ہاں جس کو تو ایسا کہہ رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں حاصل کلام وہ دونوں اس عورت کو اونٹ سمیت لے آئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں مشکیزے اُتار لو اور ایک برتن میں پانی ڈال دیا اور پھر فرمایا ان مشکیزوں کے منہ کھول دو اور سب پانی پیو سب نے پانی پیا اور برتن بھی بھر لئے وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے اس نے دیکھا کہ مشکیزے اسی طرح بھرے ہوئے ہیں بلکہ زیادہ پُر نظر آ رہے ہیں پھر صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس عورت کیلئے کچھ کھانے کی چیزیں اکٹھی کرو کپڑا بچھا دیا گیا اور اسی میں اشیاءِ خوردنی ڈالتے گئے وہ کپڑا بھر گیا وہ سب کچھ اس عورت کو دے کر فرمایا بی بی ہم نے تیرے پانی سے کچھ نہیں لیا بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پانی عطا کیا ہے۔ وہ عورت جب روانہ ہو کر اپنے اہل خانہ کے ہاں پہنچی تو انہوں نے دیر کی وجہ پوچھی اس عورت نے سارا ماجرا سنا دیا تو وہ لوگ سارے کے سارے حاضر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے صحابی بن گئے۔ (صحیح بخاری، المصالح الکبریٰ، مشکوٰۃ شریف)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## سارے لشکر نے سیراب ہو کر پانی پیا پانی ختم ہی نہیں ہوتا تھا

سیدنا قتادہ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے رات بھر چلتے رہے پھر آرام فرمایا پھر بیدار ہوئے تو میرے پاس جو وضو والا برتن تھا وہ سرکار نے منگایا وضو فرمایا ازاں بعد فرمایا اے قتادہ! اس کو سنبھال رکھو ایک وقت آنے والا ہے کہ اس کی ضرورت پڑے گی پھر سفر شروع کر دیا حتیٰ کہ دوپہر ہو گئی ساتھی بولے کہ ہم تو پیاس کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ سرکار تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہلاکت نہیں ہے فرمایا پیالہ لاؤ اور وضو والے برتن سے اس پیالے میں ڈالتے جاتے اور میں (قتادہ) پانی پلاتا جاتا پھر سب نے اپنے اپنے برتن بھی بھرنے شروع کر دیے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی نہ کرو اچھے طریقے سے برتن بھرو سب نے سیر ہو کر پانی بھی لیا اور برتن بھی بھرنے لے۔

(الخصائص الکبریٰ)

## تھوڑا سا حلوہ تین سو نے کھایا حلوہ پھر اتنا ہی تھا

سیدنا انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کیا تو میری والدہ ام سلیم نے کھجور پیڑ اور گھی سے حلوہ تیار کیا اور اس کو ایک برتن میں ڈال کر مجھے فرمایا بیٹا انس یہ لے جا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر اور عرض کر کہ یہ میری والدہ نے حاضر کیا ہے اور ساتھ ہی عرض کرتی تھی کہ یہ حقیر سا ہدیہ قبول فرمائیں۔ جب میں لے کر حاضر ہوا اور عرض پیش کی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے رکھ دے اور فلاں فلاں صحابی کو دعوت دے نیز جو بھی راستہ میں ملے اسے بھی دعوت دو میں گیا جن حضرات کے نام لئے تھے انہیں دعوت دی اور جو بھی صحابی راستہ میں ملتا گیا میں دعوت دیتا گیا اور جب واپس آیا تو دیکھا کہ سارا گھر بھرا ہوا ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کتنے صحابہ کرام تھے تو فرمایا تین سو کے قریب تھے پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ پڑھا پھر دس دس کر کے بلاتے گئے اور کھلاتے گئے سب نے پیٹ بھر کر کھایا ازاں بعد فرمایا اے انس! اٹھا اپنا حلوہ لے جا اور جب میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا تھا کہ پہلے زیادہ تھا یا اب زیادہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## بکری آئی اور سارے لشکر کو دودھ پلا کر غائب ہو گئی

سیدنا نافع بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک سفر کے دوران نبی رحمت شفیع اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چار سو ہمراہی تھے ایک جگہ پڑاؤ کیا جہاں پانی نہیں تھا جس کی وجہ سے ہمسفروں کو شاق گزرا تو اچانک وہاں ایک بکری آگئی جس کے سینک بڑے بڑے تھے اس بکری کو اس رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو ہا اور دودھ لشکر کو پلایا جس سے سارا لشکر سیر ہو گیا پھر فرمایا اے نافع تو اس بکری کو سنبھال کر رکھ لیکن میں جانتا ہوں کہ تو اس کو سنبھال نہیں سکے گا میں نے ایک لکڑی گاڑ کر اس کے ساتھ اس بکری کو مضبوط کر کے باندھ دیا اور ہم سو گئے اور جب اُٹھے تو دیکھا کہ وہ بکری غائب ہے اور جب میں نے یہ ماجرا دربار رسالت میں عرض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو سنبھال نہیں سکے گا بس جس نے بھیجی تھی وہی لے گیا ہے۔ (الخصائص الکبریٰ)

## یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ میری آنکھ واپس کر دیں

سیدنا قتادہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُحد کی جنگ میں شریک ہو کر کفار کے ساتھ لڑ رہے تھے ان کی نظر پڑی کہ پیچھے شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہیں یہ دیکھ کر حضرت قتادہ صحابی نے اپنا نظریہ بدل لیا پہلے تو کفار کے ساتھ تیر اندازی کر رہے تھے اب نظریہ یہ بنایا کہ کفار کا کوئی تیر میرے آقا کی طرف نہ جائے آخر کار ایک ناگہانی تیر آیا جو کہ حضرت قتادہ صحابی کی آنکھ میں لگا جس سے آنکھ نکل کر ٹٹک گئی جنگ ختم ہونے پر ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ اے قتادہ آنکھ تو نکل گئی اور اب یہ پٹھے کے ساتھ ٹٹک رہی ہے جس سے تجھے تکلیف ہوتی ہوگی لاؤ اسے کاٹ دیں یہ سن کر حضرت قتادہ نے فرمایا کیوں میں کیوں آنکھ کٹاؤں اور آنکھ کو پکڑے پکڑے اس ذات والا صفات کی خدمت میں حاضر ہو گئے جن کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ساتھی کہتے ہیں آنکھ کا پٹھہ جس کے ساتھ ٹٹک رہی ہے کٹا دے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے گھر میں بیوی کے ساتھ محبت ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں اعور (کانا) کہلوں لہذا آپ مجھے آنکھ عطا کر دیں رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے قتادہ! اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے۔ یہ سن کر عرض کیا ان الجنة لجزاء جزیل و عطاء جلیل بیشک جنت بہت ہی بڑی جزا اور عطا ہے (وہ تو سرکار کے صدقے سے مل ہی جائے گی میں تو آنکھ لینے آیا ہوں) آپ مجھے میری آنکھ واپس کر دیں اور جنت کیلئے دعا فرمادیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے قتادہ قریب آؤہ آیا تو باعث ایجاد عالم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آنکھ پکڑ کر اس کی جگہ میں رکھ کر عرض کیا یا اللہ! یہ قتادہ اپنے چہرے کے ساتھ تیرے نبی کا چہرہ بچاتا رہا ہے لہذا اس کی آنکھ دُورست کر دے سرکار نے ہاتھ مبارک اٹھایا تو وہ بالکل ٹھیک تھی نہ درد، نہ لوٹن، نہ انجکشن بلکہ و کانت احسن عینیہ وہ آنکھ دوسری آنکھ سے خوبصورت ہو گئی و کانت لا ترمد اذا مدت الاخری دوسری آنکھ میں کبھی سرخی کبھی پانی کبھی کچھ وہ آنکھ جس کو رحمت والے نبی کا رحمت والا ہاتھ مبارک لگا اسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ (دلائل النبوة، مدارج النبوة، سیرت حلبیہ، مجمع الزوائد، انصاف الکبریٰ)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## ٹھنی تلوار بن گئی

حضرت عکاشہ فرماتے ہیں دورانِ جنگ میری تلوار ٹوٹ گئی تو مجھے مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لکڑی پکڑا دی جس نے دیکھا وہ تلوار بن گئی ہے اسی کے ساتھ مشرکوں کو قتل کرتا رہا۔

﴿ حدیث پاک - ۱۶ ﴾

یوں ہی سیدنا عبداللہ بن جحش صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنگِ اُحد میں تلوار ٹوٹ گئی جب میں نے عرض کیا تو رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک کھجور کی ٹہنی پکڑا دی دیکھا تو وہ تلوار بنی ہوئی ہے۔ (الخصائص الکبریٰ، البدایہ والنہایہ، حجتہ اللہ علی العالمین)

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

﴿ حدیث پاک - ۱۷ ﴾

## چادر مبارک میں کچھ ڈال کر فرمایا

اسے سینے کے ساتھ لگاؤ تو سب کچھ یاد ہو گیا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں جو کچھ سنتا ہوں وہ بھول جاتا ہوں یہ سن کر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! اپنی اوپر والی چادر پھیلا دو انہوں نے چادر پھیلائی تو اس ذات والا صفات نے اس چادر میں دونوں مبارک ہاتھوں سے کچھ ڈال دیا (وہی کچھ ڈال دیا جو ہمیں نظر نہیں آتا) اور فرمایا اے اٹھاؤ اور سینے کے ساتھ لگاؤ۔ میں نے لگایا تو کبھی کوئی بات نہ بھولتی تھی بلکہ پچھلی بھولی باتیں بھی یاد ہو گئیں۔

(صحیح بخاری، حجتہ اللہ علی العالمین)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اللھم صل وسلم وبارک علی الذی ارسلہ رحمۃ اللعالمین

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین



**صحابی کے جسم پر دست مبارک پھیرنے سے ایسی خوشبو مہکی**

**کہ تا زندگی خوشبو لگانے کی ضرورت ہی نہ پڑی**

سیدنا عتبہ بن فرقہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار بیویاں تھیں اور وہ ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر خوشبو لگاتیں مگر جب خاوند گھر آ جاتا تو اسی کی خوشبو غالب رہتی کسی دوسری خوشبو کا پتا ہی نہ چلتا بلکہ جس راستے چلتے سارا راستہ خوشبو سے معطر ہو جاتا یکدن وہ اکٹھی ہو کر خاوند کے پاس بیٹھ گئیں اور پوچھا کہ وجہ کیا ہے ہم نے آپ کو کبھی خوشبو خریدتے نہیں دیکھا، کبھی خوشبو لگاتے نہیں دیکھا مگر جب آپ گھر تشریف لاتے ہیں تو ساری خوشبوئیں مات ہو جاتی ہیں یہ سن کر صحابی نے فرمایا ایک وقت مجھے پھنسیاں نکل آئی تھیں میں نے رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا اگر تانا تار کر بیٹھ جا پھر سرکار نے میرے جسم پر دست مبارک پھیر دیا پھنسیاں اُسی وقت ختم ہو گئیں اور اُس دن سے خوشبو مہک رہی ہے۔ (مدارج النبوة، انصاف الکبریٰ، مواہب لدنیہ)

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس سمت اشارے ہوتے ہیں

ابوسعید محمد امین غفرلہ